120771 ـ حج كيے بغير فوت ہونے والے شخص كى جانب سے ورثاء كا علم ہونے سے پہلے ہى تركہ سے فوت شدہ كى جانب سے حج كرنا

سوال

ميرا ايك دوست جس كا كوئى وارث نہ تھا جب فوت ہوا تو ميں نے اس كے تركہ سے اس كى جانب سے حج كرنے كا فيصلہ كيا كيونكہ وہ حج كيے بغير فوت ہوا تھا، ليكن كچھ عرصہ بعد پتہ چلا كہ صرف اس كا ايك چچا بيٹا ہے.
برائے مہربانى يہ بتائيں كہ ميں نے اس شخص كے جس مال سے حج كيا اس كا حكم كيا ہے، اور كيا مجھے وہ اس كے چچا كے بيٹے كو واپس كرنا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جس كے پاس اس كے اور بيوى بچوں كےاخراجات سے زائد اتنا مال ہو كہ اس كے حج كے ليےكافى ہو تو اس پر حج كرنا لازم ہے، ليكن اگر وہ بڑھاپے يا بيمارى كى بنا پر خود حج كرنے سے عاجز ہو تو اسے اپنے مال سے كسى دوسرے شخص كو حج كرانا لازم ہوگا.

اور اگر وہ حج كيے بغير فوت ہو جائے اس كے تركہ سے فوت شدہ كى جانب سے حج كے ليے اخراجات نكال كر حج كرانا واجب ہے، كيونكہ يہ حج اس كے ذمہ قرض ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى كا قرض ادائيگى كا زيادہ حق ركھتا ہے.

جيسا كہ امام نسائى رحمہ اللہ نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ايك شخص نے عرض كيا:

" اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرا والد حج كيے بغير فوت ہو گيا ہے، كيا ميں اس كى جانب سے حج كروں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مجھے يہ بتاؤ كہ اگر آپ كے والد كے ذمہ قرض ہوتا تو كيا تم اسے ادا كرتے ؟

وہ شخص كہنے لگا: جى ہاں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تو پھر اللہ سبحانہ و تعالى كا قرض ادائيگى

کا زیادہ حق رکھتا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2639) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ حج کیے بغیر فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ سے حج کے اخراجات نکالنا واجب ہیں، چاہے اس نے کوتاہی کرتے ہوئے حج نہ کیا ہو یا بغیر کوتاہی کیے ہی حج نہ کر سکا اور فوت ہوگیا، حسن اور طاؤس اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے....

کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سےمروی ہےکہ:

" ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایك عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا والد حج کیے بغیر فوت ہو گیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تم اس کی جانب سے حج کرو "

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی مروی ہے کہ:

" ایك عورت نے حج کرنے کی نذر مانی اور فوت ہو گئی تو اس کا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں دریافت کرنے آیا ؟

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ بتاؤ کہ اگر آپ کی بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتے ؟

تو وہ شخص کہنے لگا: جی ہاں میں اسے ادا کرتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر اللہ تعالی کا قرض ادا کرو، کیونکہ یہ ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے "

ان دونوں کو نسائی نے روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ یہ ایسا حق ہے جو نیابت میں داخل ہو جاتا ہے، اس لیے قرض کی طرح کسی شخص کی موت سے ساقط نہیں ہو گا " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (3 / 101).

لیکن اگر وہ شخص اپنی زندگی میں اتنے مال کا مالك نہ تھا کہ وہ اس کے اور بیوی بچوں کے اخراجات سے زائد ہو تو پھر اس پر حج فرض نہیں تھا، اور نہ ہی اس کی جانب سے حج کرنا فرض ہوگا، ہاں یہ اور بات ہے کہ اس کی جانب سے کوئی شخص حج کر دے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایك شخص نے سوال کیا:

میرا ایك بھتیجا سرطان کی بیماری کا شکار تھا ـ اللہ تعالی آپ اور سب مسلمانوں کو اس بیماری سےمحفوظ رکھے ـ وہ اس برس فوت ہوا تو اس کی عمر اٹھارہ برس تھی اور وہ فریضہ حج کی بھی ادائیگی نہیں کر سکا، وہ پانچ برس سے سرطان کی بیماری کا شکار تھا تو کیا ہم اس کی جانب سے حج کریں، اور کیا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے ؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہم اس سے ضرور پوچھیں گے کہ: کیا اس نوجوان کے پاس اتنا مال تھا کہ اس سےحج کر سکے ؟

اگر واقعی ایاس ہے کہ اس کے پاس اتنا مال تھا توپھر اس کی جانب سے حج کرنا ضروری ہے، اور اگر اس کے پاس مال نہ تھا تو پھر حج فرض نہیں، کیونکہ وہ تو فریضہ حج سے بری ہونے کی حالت فوت ہوا ہے.

لیکن اگر وہ نفلی طور پر اس کی جانب سے حج کرنا چاہتے ہیں تو پھر کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشھری (62 / 5).

اس بنا پر جب فوت ہونے والے پاس حج کرنے کے لیے کافی مال تھا تو اس کی جانب سے حج کرنا فرض ہوگا، اور سائل نے اس کے ترکہ سے جو حج کی ادائیگی کا عمل کیا ہے وہ صحیح ہے، کیونکہ یہ وارث کے حق پر ترکہ میں مقدم ہے.

لیکن اس کا علم ورثاء کو ضرور ہونا چاہیے تا کہ وہ اس کی جانب سے دوبارہ فرضی حج نہ کریں.

واللہ اعلم .